



سوال

قنوت پڑھنے کے لیے تکبیر کتنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قنوت پڑھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عبدالرزاق (ج 3 ص 109 ح 4959) ابن ابی شیبہ (2/315) اور طحاوی (معالی الآثار 1/250) نے صحیح سند کے ساتھ بخاری (بن خلیفہ) عن طارق بن شہاب روایت کیا ہے کہ: صلیت خلف عمر صلاة الصبح فلما فرغ من القراءة في الركعة الثانية كبر ثم قنت ثم كبر فركع "

میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوئے تو اللہ اکبر کہی تو دعائے قنوت پڑھی پھر تکبیر پڑھی اور رکوع کیا۔

اس کی سند صحیح ہے۔ بخاری بن خلیفہ الاحمسی بالاتفاق ثقہ ہیں۔

معلوم ہوا کہ قنوت نازلہ میں تکبیر کتنا سنت خلفائے راشدین ہے۔ دوسرے صحابہ مثلاً براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی تائید مروی ہے۔

جب تکبیر ثابت ہوگئی تو رفع یدین بھی ثابت ہوگیا۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ قنوت نازلہ میں (دعا کی طرح) ہاتھ اٹھانا رسول اللہ ﷺ (مسند احمد ج 3 ص 137 و مسند صحیح) اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیر ہم سے ثابت ہے۔

لہذا راجح یہی ہے کہ تکبیر کہہ کر رفع یدین کیا جائے پھر دعا کی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں

حدیثاً عنہما والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ج 1 ص 412

محدث فتویٰ